ڈاکٹر شکیل پتافی
پرنسپل، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور
ضلع راجن پور

خواجہ فریدؒ کی پسندیدہ بحر

HazratKhwajaGhulamFarid was a Saraikipoet par excellence. Through his inimitable poetry, he introduced SaraikiLanguage and Saraikiculture throughout the world. People have been enjoying his melodious lyrics for the last one hundred and fifty years. His Deewan comprising 272 Kafis is a unique work in verse. KhwajaFarid's poetry has not only profundity of thought; it also demonstrates numerous metrical experiments. The given essay discusses the prosodic system in the poetry of KhwajaFarid. Of all the meters employed in his poetry, Behr-e-Mutqarib is his favourite. KhwajaFarid wrote more than two hundred Kafis using this metre. This aspect of KhwajaFarid's poetry has so far eluded the attention of researchers on Faridiat.

خواجہ فریدؒ نے ویسے تو کئی زبانوں میں شعر کہے لیکن انہیں جو شہرت سرائیکی شاعری میں حاصل ہوئی ہے، وہ کسی اور سرائیکی شاعر کے حصے میں نہیں آئی۔ خواجہ فریدؒ کی شاعری آسان ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد مشکل بھی ہے۔ جب تک اس شاعری کے مخصوص مزاج کو سمجھ نہ لیا جائے اور اس کے اندر چھپے ہوئے صوتی اور عروضی آہنگ کو دریافت نہ کر لیا جائے، ہم خواجہ فریدؒ کو نہیں سمجھ سکتے۔

خواجہ فریدؒ کی شاعری ان کے فنی کمال اور ان کی شخصی نفسیات کا سچا اظہار ہے۔ انہوں نے لفظوں کی صوتیات کو جس انداز میں استعمال کیا ہے، اس سے لفظوں کی معنوی قدریں نکھر گئی ہیں اور سارے لفظ، معنویت کے نئے بھیس بدل کر سامنے آ گئے ہیں۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق کے مطابق:

> ”کسی شخص کی قادر الکلامی سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ زبان کے کتنے لفظ جانتا ہے یا اس کا ذخیرۂ الفاظ کتنا وسیع ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ قابلیت ہے جس سے وہ نئے الفاظ و تراکیب وضع کر سکتا ہے۔ فریدؒ کے دیوان میں کل ۸۱۶۷، الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اکثر شعراء، ادباء اور فصحاء کا ذخیرہ الفاظ اتنا ہی ہوتا ہے لیکن جس مہارت، اعتماد اور قابلیت سے خواجہ سائیں نے جانے پہچانے لفظوں کو نئے معنے دیے ہیں وہ عام پائے کے ماہرِ زبان کے بس کا روگ نہیں“۔ ۱

خواجہ فریدؒ کی لفظی کاریگری سے منسلک ایک ایسا عروضی نظام بھی ہے، جس کی وجہ سے ان کی شاعری میں ترنم، نغمگی اور ردم

**۔ جا* ہے۔ چوè ان کی شاعری موضوع کے اعتبار سے Ḱl نی (Human) ہے‘اس لیے ان کی شاعری کا عروضی ردم‘ Ḱl نی اقداراور Ḱl نی ہمدردی کے . ٔ بوں کو مزیٔ خوبصورت بناکے پیش کرنے کی صلا A̧ رˆr ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ خواجہ فریدؒ کی شاعری,¨نم اور+ .. کی وجہ سے اعلیٰ اخلاقی قدروں کا درس دیتی ہے‘اور* ر [‘ عمرانی و کائناتی جبر کے سامنے Ḱl نی شنا ٔ# کو + ہ ر p کا ا یٔ وسیلہ بن جاتی ہے۔خواجہ فریدؒ کی شاعری ا یٔ ایسے عروضی Âم سے جڑی ہوئی ہے‘ جس میں عربی عروض کے ساتھ ساتھ ہندی اوزان کی آمیزش بھی کی گئی ہے۔خواجہ فریدؒ کی شاعری کو,پڑھنے والا عام طور,پ یہ سمجھتا ہے کہ کہیں کہیں مصرعے بے وزن ہونے لگ گئے ہیں‘ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ دراصل ان کا شعری آہنگ عام بول چال کی طرح ہے‘ جیسے کوئی مفکر *ٔ فلسفی رک رک کے* ت کررہا ہو* کہ ġ والا غور سے سنے اوراس کی* ت کو دل میں * رلے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے خواجہ فریدؒ نے اپنی شاعری میں ایسی بحریں استعمال کی ہیں جن سے ان کے صوفیانہ ر- اور عوامی مزاج کا کھوج ملتا ہے۔ دیوانِ فریدؒ (سرائیکی) کی کافیاں ویسے تو‘ بحر ر. ٔ‘ بحر ہزج‘ بحر کامل‘ بحر متدارک اور بحر متقارب میں ہیں۔لیکن‘ بحر متقارب وہ بحر ہے جس میں خواجہ فریدؒ نے تقریباً دوسو کافیاں کہی ہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے ’’متقارب‘‘ خواجہ فریدؒ کی پسندیٔ ہ بحر ہے۔ زحافات سمیت جس کی تمام شکلوں کو انہوں نے,* بھی ہے اور اس بحر میں بہت سارے نئے اضافے بھی کیے ہیں۔

’’متقارب‘‘ کا مطلب ہے,ٔ دیٔ-*ٔ قریب$ ہو*۔ چوè اس میں ’’+‘‘ اور ’’ L‘‘ قریب$ قریب$ ہوتے ہیں اس لیے اس بحر کا* م ’’متقارب‘‘ رکھاH ہے۔[۲] ’’فعولن‘‘ اس بحر کا رکن ہے‘ اور یہ بحر‘ مثمن یعنی آٹھ رکنی استعمال ہوتی ہے۔شعرائے عجم نے اس بحر کو بہت ساری شعری تخلیقات میں استعمال کیا ہے۔[۳] بحر متقارب کے حوالے سے خواجہ فریدؒ کی شاعری کا عروضی جا ٔ ہ پیش کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس بحر کے زحافات کی تفصیل کو سمجھ لیا جائے۔

بحر متقارب مثمن سالم ………… àÔçÃÊ àÔçÃÊ àÔçÃÊ àÔçÃÊ

’’فعولن‘‘ کے معروف زحافات سات ہیں[۴] لہٰذا‘ زحافات کے فروع کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔	قبض	ÙçÃÊ بضم لام	(مقبوض)
۲۔	قصر	ÙçÃÊ بسکون لام	(مقصور)
۳۔	. ٔ ف	ØÃÊ بفتح عین وسکون لام	(محذوف)
۴۔	ثلم	à×ÃÊ بسکون عین	(اثلم)
۵۔	,ثرم	ØÃÊ بسکون عین‘ لام مضموم Å^Ê وی مستعمل ہے۔	(اثرم)
۶۔	بتر	ÄÊ	(ابتر)
۷۔	سبغ	á¡ÃÊ بسکون عین áŸçÃÊوی مستعمل ہے۔	(مسبغ)

زحافات کے نتیجے میں ’’فعولن‘‘ سمیت ارکانوں کی کل آٹھ ÿ ٔ ہیں جو یہ ہیں۔ فعول‘ فعلن‘ فعولن‘ فعلان‘ فعولان‘

فعل، فاع، فع۔ لہذا بحر متقارب کل آٹھ شکلوں میں موجود ہے جن کے*٠ م یہ ہیں۔

۱۔ بحر متقارب مثمن سالم .... à0çÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ (دو مرتبہ)

۲۔ بحر متقارب مثمن مقبوض .... à×ÃÊ ÙçÃÊ à×ÃÊ ÙçÃÊ (دو مرتبہ)

۳۔ بحر متقارب مثمن مقصور .... ÙçÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ (دو مرتبہ)

۴۔ بحر متقارب مثمن محذوف .... ØÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ (دو مرتبہ)

۵۔ بحر متقارب مثمن اثلم .... à×ÃÊ à×ÃÊ à×ÃÊ à×ÃÊ (دو مرتبہ)

۶۔ بحر متقارب مثمن اِثْ م .... à0çÃÊ Å^Ê à0çÃÊ Å^Ê (دو مرتبہ)

à0çÃÊ ØÃÊ à0çÃÊ ØÃÊ (دو مرتبہ)

۷۔ بحر متقارب مثمن مسبغ .... á¡ÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ (دو مرتبہ)

۸۔ بحر متقارب مسدس سالم .... à0çÃÊ à0çÃÊ à0çÃÊ (دو مرتبہ)

یہ بحر ٭یدہ‍ مثمن استعمال ہوتی ہے۔۵ عام طور‍ مذکورہ آٹھ ارکان کے اختلاط سے ۳۲ وزن سامنے آتے ہیں جو اے غزل/Ä میں استعمال کیے جا h ہیں، لیکن ا/ مضاعف، مجزو، مشطور اور معشر بھی 5 دیے جا N تو بحر متقارب سے کل نوے ۹۰ وزن حاصل ہوتے ہیں جبکہ سید قدر بلگرامی نے اس بحر سے چھیانوے ۹۶ وزن حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے(۶)۔ خواجہ فر+یؒ نے نئے عروضی تجربے کرکے بحر متقارب کے اوزان میں مز+ اضافے کیے ہیں۔ اکرم قریشی کے مطابق خواجہ فر+یؒ نے:

(i) بحور متقارب مثمن مزاحف کا چوتھا رکن خارج کرکے چھیاسی ۸۶ نئے اوزان حاصل کیے۔

(ii) بحور خمسیہ مثمن مزاحف کے اجتماعی جواز سے ساٹھ ۶۰ اوزان اX د کیے۔۷

*٠ $. ہوا کہ بحر متقارب اور بحر متدارک کے ارکانوں کے اختلاط سے ۱۴۶، اوزان اX د کرکے خواجہ فر+یؒ نے * عروضی تجربہ حاصل کیا ہے۔ عربی عروض کے مطابق بحر متقارب میں متدارک کا رکن ''فاعلن'' استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن خواجہ فر+یؒ نے اس کے لیے ہندی اوز ان سے رعا$. حاصل کی ہے۔ بحر متقارب (بھجنگ پ٭یت) اور بحر متدارک (‍ بھنگہ) چوè دونوں آٹھ رکنی بحریں ہیں اس لیے ان کے استعمال سے زحافات کے چاروں جوڑے‍ ا‍ ہو جاتے ہیں، مثلاً:

à×Â^Ê à×Â^Ê à0çÃÊ Å^Ê

à×Â^Ê à×ÃÊ à0çÃÊ Å^Ê

à×Â^Ê à×Â^Ê à×ÃÊ à×ÃÊ

à×Â^Ê à0çÃÊ Å^Ê à×Â^Ê (وغیرہ)

دونوں بحروں کے ارکان کی اس ترتیب سے ہندی عروض (پنگل) میں ماترائوں کی تعداد مساوی ہو جاتی ہے۔ اس لیے خواجہ فریدؒ کی شاعری عربی عروض کے ساتھ ساتھ ہندی اوزان پر بھی پوری اترتی ہے۔ ہندی اوزان کی بحث چھیڑنے سے پہلے بحر متقارب'اس کے زحافات اور اس کے ارکانوں کے مختلف اوزان کا ذکر ضروری ہے۔

دیوانِ فریدؒ کے عروضی مطالعے سے خواجہ فریدؒ کی اس پسندیدہ بحر کی مختلف شکلیں اس انداز میں سامنے آئی ہیں۔کافی نمبر۱۱'میں بحر''متقارب مثمن اثلم سالم الآخر''کی ایک شکل ملاحظہ فرمائیں:

اُنڑ ریئے	وہانے	جوبن	دے	مانے	سہرے	کمانے'	اجڑیئے ٹکانے
Dà33Oç33Ã333Ê	à333x333Ã333Ê	à333Oç333Ã333Ê	à333x333Ã333ÊE	Dà333Oç333Ã333Ê	à333x333Ã333Ê	à333Oç333Ã333Ê	à333x333Ã333ÊE
جھر	دی	جھرانے'	ڈھولن	نہ	جانے	دلڑی	مسئلے بے وس رلائے۸
Dà33Oç33Ã333Ê	à333x333Ã333Ê	à333Oç333Ã333Ê	à333x333Ã333ÊE	Dà333Oç333Ã333Ê	à333x333Ã333Ê	à333Oç333Ã333Ê	à333x333Ã333ÊE

یہ کافی''مربع بند'' میں ہے اور اس کے چاروں مصرعے ارکانوں کی یکساں ترتیب سے ہیں۔ دیوانِ فریدؒ میں اس جیسی مثالیں بہت کم ہیں۔ اکثر کافیوں میں مختلف مصرعے ارکانوں کی مختلف ترتیب سے ترتیب کیے گئے ہیں۔ مثلاً کافی نمبر۱۷' متقارب مثمن مزاحف کی ایک شکل ملاحظہ فرمائیں:

دردوں ٹھڈڑیں آہیں کڈھدی رو رو ڈیواں ہوک

DÅ^333333333Ê à333333Oç333333Ã333333Ê à333333x333333Ã333333ÊE   Dà333Oç333Ã333Ê Å^33333Ê à3333x3333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE

ڈکھڑا اکھ نہ مانودا۹

Dà3333x3333Â^33333333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333ÊE

یہ کافی''مثلث بند'' میں ہے اور اس کے تینوں مصرعے الگ الگ وزن میں ہیں۔لیکن کمال مہارت ہے کہ مطلع کے علاوہ اس کافی کے سارے بندوں کے پہلے مصرعے آپس میں ہم وزن ہیں اور دوسرے وتیسرے مصرعے آپس میں وزن میں ہیں۔ اس جیسی مثال شاید کسی اور شاعر کے کلام میں نہیں ملتی۔

کافی نمبر۱۳' میں ایک اور عروضی تجربہ سامنے آیا ہے۔مطلع کے علاوہ یہ کافی سات اشعار پر مشتمل ہے۔سارے شعروں کے پہلے مصرعے مختلف ارکانوں کی ترتیب سے ہیں' جبکہ دوسرے مصرعے ایک ہی وزن میں ہیں ۔ پہلے مصرعوں میں اگرچہ ارکانوں کی ترتیب مختلف ہے لیکن ماترائوں کی تعداد پوری ہے' اسی طرح دوسرے مصرعے پہلے مصرعوں سے ماترائوں کی کم تعداد سے ترتیب کیے گئے ہیں۔ پہلے مصرعے ۱۶'اور دوسرے ۱۲' ماترائوں پر مشتمل ہیں۔نمونے کے طور پر پنج شعر دیکھیں:

اُنڑ ریئے ہار حسن دے مانے زیور تیور وسریے

Dà33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333ÊE   Dà333x333Ã333Ê à333Oç333Ã3333Ê Å^333333Ê à3333x3333Ã3333ÊE

وسریئے کھلے' سرخیاں مینڈ*یں بولا بینسر وسر*ی

Dà333x333Ã333Ê à333x333Ã333Ê à333x333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE Dà33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x333333Ã333333ÊE

درد # یشے دل دی موڑی بیا کل جوہر وسر*ی

Dà3330ç333Ã3333Ê Ùç3333Ã3333Ê Ø3333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE Dà33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x333333Ã333333ÊE

دیٔ کنشتہ' دوارہ' مندر مسجد ȧ وسر*ی

Dà333x3333Ã3333Ê à33330ç3333Ã3333Ê Ùç3333Ã3333Ê Å^3333333ÊE Dà33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã333333ÊE

ویساں کیچ فر+ی نہ مڑساں Õ ,, دا ڈر وسر*ی ۱۰

Dà3330ç3333Ã3333Ê Ùç3333Ã3333Ê Å^3333333Ê à3333x3333Ã3333ÊE Dà33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x333333Ã333333ÊE

خواجہ فر+یؒ نے غزل کی ہیئت میں جتنی کافیاں کہی ہیں ان میں سے بعض کے پہلے مصرعے دوسروں سے ,.ڑے ہیں۔ جیسے مذکورہ* لا کافی بطور مثال سامنے ہے لیکن بعض کافیوں میں اشعار کے پہلے مصرعے چھوٹے اور دوسرے ان سے ,.ڑے ہیں۔ کافی نمبر ۵۸ بحر متقارب مثمن مزاحف کی ا- شکل ہے۔اس میں اشعار کے پہلے مصرعے ۱۶'اور دوسرے ۱۹ ما- اؤں,پ مشتمل ہیں' مثال 5 حظہ فرما N ۔

لاکر*یری *یر و ساریو کھوٹ فری$ کماگیوں سوہنا *یرا ۱۱

Dà3330ç333Ã333Ê Å^33333Ê à3333x3333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE DÅ^3333Ê à33x33Ã333Ê à3330ç333Ã333Ê Å^33333Ê à333x333Ã333ÊE

ان مثالوں سے*ٹ $. ہو- ہے کہ خواجہ فر+یؒ مصرعوں کی تقسیم کا مکمل شعور ر p تھے۔ ان کے عروضی تجز*.ت سے ان کے علمی تبحر اور عروضی شعور کا پتا چلتا ہے۔ بحر متقارب کے حوالے سے خواجہ فر+یؒ کی شاعری کا جا'ٔہ e ہوئے جو اہم*.ت سامنے آتی ہے' وہ یہ ہے کہ ا- تو بحر متقارب خواجہ فر+یؒ کی پسند+ ہ بحر ہے اور دوسرا یہ کہ بحر متقارب میں زحافات کے *. ؤ ارکانوں کی جتنی ٹ ÿ. وجود میں آتی ہیں' ان میں متقارب اثلم کا رکن ''فعلن'' خواجہ فر+یؒ کا پسند+ ہ رکن ہے۔ انہوں نے ہر کافی بلکہ ہر مصرعے میں ''فعلن'' کا استعمال ضرور کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد امین کا بھی یہی خیال ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''خواجہ فر+یؒ کی کافیوں کا ا- امتیازی وصف یہ ہے کہ انہوں نے مختصر بحر استعمال کی ہے۔ ہر مصرعے میں فعلن کے ارکان مختلف زحافوں کے ساتھ مربع استعمال کئے گئے ہیں یعنی چار ارکان استعمال ہوئے ہیں۔ بعض جگہ کمی بیشی بھی ہے۔ الفاظ کو سرائیکی تلفظ کے ساتھ استعمال کیاHَ ہے''۔۱۲

میرے خیال میں خواجہ فر+یؒ کے,ٔ دی- متقارب اثلم کے رکن ''فعلن'' کے پسند+ ہ ہونے کی ا- وجہ یہ ہے کہ صوفی شاعر ہونے کے*. طے انہوں نے اپنے محبوبِ حقیقی کے لیے جو صفاتی*. م استعمال کیے ہیں وہ سارے ''فعلن'' کے وزن میں

ہیں۔ چوè انہوں نے ہر کافی میں یہ م استعمال کر کے اپنے محبوبِ حقیقی کو مخاطب کیا ہے اور اس سے عشق و اسرار کی . تیں کی ہیں اس لیے ''فعلن'' کی تکرار ہر کافی بلکہ ہر مصرعے میں Ā آتی ہے۔ مثلاً چند صفاتی م 5 حظہ فرمائیے جو ''فعلن'' کے وزن میں ہیں: قبلہ ۔ اقدس ۔ خالق ۔ قادر ۔ اول ۔ آ ۔ مرشد ۔ مولا ۔ خا ۔ ڈ ۔ سانول ۔ دلبر ۔ ماہی ۔ ڈھولا ۔ سوہنا ۔ ہادی ۔ جانی ۔ ڈھولن، وغیرہ۔

خواجہ فرید نے اپنی شاعری میں جن اشخاص کے م بطورِ تلمیح استعمال کیے، ان میں پیغمبر، اولیاء اور روایتی عشقی کردار بھی زیادہ تر ''فعلن'' کے وزن پر ہیں: مثلاً آدم ۔ احمد ۔ یوسف ۔ موسیٰ ۔ عیسیٰ ۔ یحییٰ ۔ یونس ۔ عربی ۔ غوثی ۔ قطبی ۔ سرمد ۔ لیلیٰ ۔ مجنوں ۔ سسی ۔ پنوں ۔ سوہنی ۔ صاحباں ۔ جوگی ۔ رانجھن ۔ شیریں ۔ چوچک ۔ سیفل ۔ مارو ۔ مومل ۔ سومل ۔ پنل ۔ لعلو ۔ قمرو ۔ ر، وغیرہ۔

عشق و محبت اور تصوف کے راز و * ز کے لیے خواجہ فرید نے جو علامتیں استعمال کیں، وہ بھی ''فعلن'' کے وزن میں ہیں: مثلاً، ظاہر ۔ * طن ۔ عقبیٰ ۔ صوفی ۔ غافل ۔ صورت ۔ عاشق ۔ مظہر ۔ ذاتی ۔ عا ۔ زاہد ۔ مستی ۔ سولی ۔ مرلی ۔ بنسی ۔ اصلی ۔ نقلی ۔ روہی ۔ تتڑی ۔ دلڑی ۔ کلھڑی ۔ مٹھڑی ۔ جندڑی ۔ گندڑی ۔ بندڑی ۔ C ں ۔ رمزاں ۔ منتاں ۔ زاریں ۔ نگھاں ۔ مونجھاں ۔ جھوکاں ۔ ہوں، وغیرہ۔

اب، ہار سنگھار اور اوڑھنے پہننے والی چیزوں کے م دیکھیے: سرخی ۔ میندی ۔ چنری ۔ بولا ۔ بینسر ۔ بیڑا ۔ سرمہ ۔ بچھوا ۔ پ ۔ چوڑا ۔ قہ ۔ ریٹا ۔ بوچھن ۔ کنگن ۔ مخمل ۔ سہرے ۔ جھمکے ۔ گانے ۔ بندے ۔ نورے ۔ ونگاں ۔ والیاں، وغیرہ بھی ''فعلن'' کے وزن میں ہیں۔

رنخ کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ بحر متقارب بہت سارے سرائیکی شاعروں کی محبوب بحر رہی ہے۔ خواجہ فرید سے پہلے جو بھی سرائیکی شاعری ہوئی ہے اس میں پ اغ اعوان کی ''ہیر'' [۱۳] اور مولوی لطف علی کی ''سیف الملوک'' [۱۴] زیادہ مشہور ہیں۔ اہم ت یہ ہے کہ دونوں شاعروں نے ایک ہی بحر اور ایک ہی وزن استعمال کیا ہے۔ یعنی دونوں نے متقارب اثلم کے رکن ''فعلن'' کی سات مرتبہ تکرار سے ۲۸ ماترے فی مصرعے کا حساب رکھ کر شاعری کی ہے۔ مولوی لطف علی کے بعد کم از کم چار شاعروں نے ''سیف الملوک'' کے قصے کو اپنے اپنے مخصوص از میں Ä کیا ہے۔ ان میں میاں محمد بخش جہلمی [۱۵]، مخدوم محمد بخش [۱۶] سلطان سومرو [۱۷] اور خادم حسین مخفی [۱۸] شامل ہیں۔ ان تمام شاعروں نے بحر اور وزن وہی رکھا ہے جو مولوی لطف علی نے تھا۔ خواجہ فرید کے بعد ان کے شاگردوں نے بھی اپنے استاد کے راستے پر چلتے ہوئے اپنی زیادہ تر شاعری بحر متقارب میں کی ہے۔ [۱۹]

اس میں کوئی شک نہیں کہ خواجہ فرید نے اپنی شاعری میں الفاظ کے حسن کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی عروضی M کا بڑا خیال رکھا ہے۔ الفاظ کی بناوٹ میں ان کے عروضی تصرفات جہاں ایک ماہر فن دان کا ثبوت فراہم کرتے ہیں وہاں الفاظ کے حسن اور ان کی نغمگی کا بھی کامل ادراک ہے۔ پروفیسر شوکت مغل کے بقول:

''وہ کافیوں کے لئے ایسے عمدہ الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں کہ پڑھنے والا اس کی گوناگوں کیفیات سے متاثر ہوئے

بغیر نہیں رہ سکتا۔ بعض اوقات وہ لفظوں کی بناوٹ میں بھی اس طرح تصرف کرتے ہیں کہ اس سے اثر انگیزی دو بالا ہو جاتی ہے''۔[۲۰]

الفاظ کا یہ تصرف کہیں کہیں پوری بحر میں بھی Ã ہے۔ مثلاً کافی نمبر ۲۶۶ میں بحر متقارب' مزاحف کے ساتھ ساتھ محذوف شکلوں میں بھی استعمال کی گئی ہے۔ یہ کافی' مطلع کے علاوہ پانچ بندوں پر مشتمل ہے۔ ہر بند کے چار مصرعے ہیں اور ہر مصرع بحر کی ایک الگ شکل میں ہے۔ نمونہ 5حظہ فرمایئے:

سوز گداز دی تول وچھاواں دکھ ڈوہاگ دی سیجھ سہاواں

Dà3330ç3333Ã3333Ê Ùç3333Ã3333Ê Ùç3333Ã33333Ê Å^333333333ÊE Dà3330ç333Ã333Ê Ùç3333Ã3333Ê Å^3333333Ê à3333x3333Ã3333ÊE

*ر غماں دا گل وچ *پواں درد دی *نہہ سر# ی ہے[۲۱]

Dà333x333Ã333Ê à333x3333Ã3333Ê à3330ç3333Ã3333Ê Å^3333333ÊE DÄ3333Ê à3330ç3333Ã33333Ê Å^333333333Ê à33333x33333Ã33333ÊE

خواجہ فریدؒ نے بحر متقارب میں جو نئے وزن دریافت کیے' وہ ان کی عروض شناسی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ مثلاً کافی نمبر ۵۴ دیکھیے۔ اس کافی کو عموماً غزل کی ہیئت میں لکھا جاتا ہے' حالانکہ è یہ ایک بحر یہ ہے۔ جس کا ہر مصرع مکمل اور قافیہ وار ہے۔ خواجہ فریدؒ کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے اس کا ہر مصرع دو حصوں میں تقسیم کر کے بحر کو دو مختلف شکلوں میں Compose کیا ہے۔ یعنی مصرعے کا پہلا دور ایک بحر میں اور دوسرا کسے دوسرے وزن میں ہے۔ مثلاً

خوش تھی نینھ نبھاووں رُس نہ سانول *یر[۲۲]

Dà333333ç333333Ã333333Ê Ùç333333Ã333333Ê Ø333333Ã3333333ÊE DÅ^3333333333Ê à333333x333333Ã333333Ê à333333x333333Ã333333ÊE

نمونہ آپ نے 5حظہ فرمایا۔ مصرعے کا پہلا دور متقارب اثرم' متقارب مقبوض اور متقارب سالم کے ایک ایک رکن سےÄ کیاH ہے۔ جبکہ دوسرے دور میں متقارب اثلم اور اثرم کے رکن استعمال ہوئے ہیں۔ اس طرح کی اور بہت ساری مثالیں دیوانِ فریدؒ میں موجود ہیں۔

دیوانِ فریدؒ کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ بحر متقارب کے استعمال میں خواجہ فریدؒ نے جہاں عروضی تجربے کر کے نئے اوزان دریافت کیے' وہاں انہوں نے اس بحر کے روایتی اوزان کو بھی برتا ہے۔ یعنی ضروری نہیں کہ خواجہ فریدؒ نے ہر کافی میں * عروضی تجربہ کر کے روایت شکنی سے کام لیا ہو' بلکہ انہوں نے شاعری کی روایتی اقدار کا لحاظ رکھا' اور بحر متقارب کے قدیم اوزان میں بھی کافیاں کہیں۔ مثلاً کافی نمبر ۲۵۶ ''بحر متقارب مثمن اثلم'' وزن میں ہے۔ مطلع سے لے کر آخر تک اس کافی کا کوئی ایک مصرع بھی اس بحر کی کسی اور شکل میں نہیں۔ کافی کا مطلع ہے:

گیوں لوڑھ کلھڑی وچ کن کپر دے

رودھے ڈتونی پچھلی عمر دے

آ گے ا۔ بند کا وزن 5حظہ فرمائیے:

تیئں *.جھ جیویں اصلوں نہ جیواں تیڈیں اکھیں دے سامھے ,پ یواں

Dà3330ç333Ã333Ê à333x333Ã333Ê à3330ç333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE Dà3330ç333Ã333Ê à333x333Ã333Ê à3330ç333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE

مارو مریلا توں بن نہ تھیواں بٹھ ڈینہہ ہجر دے اوکھے آ/ر دے[۲۳]

Dà3330ç333Ã333Ê à333x333Ã333Ê à3330ç333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE Dà3330ç333Ã333Ê à333x333Ã333Ê à3330ç333Ã3333Ê à3333x3333Ã3333ÊE

خواجہ فرﷺ کو بحر متقارب کا استعمال اتنا مرغوب تھا کہ انہوں نے دیوانِ فرﷺ میں موجود' تین ہندی کافیوں (کافی نمبر۷۰،۸۵،۱۵۹) میں سے پہلی دو کافیاں اس بحر میںÄ کی ہیں۔ البتہ کافی نمبر۱۵۹' خالصتاً ہندی بھاشا عروض میں ہے۔ ہندی کافیوں میں اگر چہ بے شمار الفاظ مارواڑی اور پوربی *.نوں کے ہیں۔[۲۴] لیکن خواجہ فرﷺ نے ان الفاظ کے صوتی آہنگ کو عربی عروض کی کسوٹی,پ رکھا اور ان الفاظ کو ہندی تلفظ میں استعمال کرکے بہت,ے اعلٰی کام سرا م *ے۔ کافی نمبر۷۰ میں سے مثال 5حظہ فرمائیے۔ یہ کافی ''ذوقافیتین'' یعنی دوہرے قافیے والی ہے اور متقارب مثمن مزاحف میں ہے۔ اس کافی میں زحافات کی کئی ÿ استعمال کی گئی ہیں۔اس کے ہر بند کے پہلے دو مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہیں۔ تیسرا مصرع مطلع کے پہلے مصرعے کے مطابق ہم قافیہ اور چوتھا مصرع مطلع کے دوسرے مصرعے کے*بع ہم قافیہ اور ہم وزن ہے۔کافی کا مطلع یہ ہے:

بندرا بن میں کھیلے ہوری
شام دوارے میرو لال

ادھر مدھر موں ہنسی *.جے چوراسی لکھ ساج آ واجے

Dà3330ç3333Ã3333Ê Ùç3333Ã3333Ê Ùç33333Ã33333Ê Å^333333333ÊE Dà3330ç3333Ã3333Ê Å^333333Ê à3330ç33333Ã33333Ê Å^3333333ÊE

بھولی گاۓ ناۓ موری سن کے Hین انوکھے خیال[۲۵]

Dà333x333Ã333Ê à333x333Ã333Ê à333x333Ã333Ê à3333x3333Ã3333ÊE DÙç3333Ã3333Ê Å^333333Ê à3333x3333Ã3333Ê à3333x33333Ã33333ÊE

خواجہ فرﷺ نے جس طرح ہندی کافیوں کو عربی اوزان میں,* ہے' اسی طرح سرائیکی کافیوں میں ہندی بحروں کے تجربے بھی کیے ہیں۔ حیرت کی*.ت یہ کہ ہندی اوزان کو انہوں نے عربی' فارسی عروض کے طر j ,پ استعمال کیا ہے۔ یعنی عروضی ارکان کا حساب رp ہوئے انہوں نے وقفے کی,پ وانہیں کی۔ مثلاً بعض مقامات,پ انہوں نے فعل' فاع اور فع کو مساوی لیا ہے' حالاè ہندی میں ان کے ما* ے یکساں نہیں۔ اس لیے مصرعوں میں جھول محسوس ہو* ہوا Ã * ہے اور عام آدمی یہ سمجھتا ہے کہ شا* مصرعے بے وزن ہو گئے ہیں۔

ہندی میں علم عروض کو ''پنگل'' کہتے ہیں جس کیC دِ سنسکرت کے چھند شاستر,پ F ہے۔سنسکرت عروض کا آغاز' پنگل"رشی کی کتاب ''پنگل چھند سوت'' سے ہوا ہے جو دو سو قبل مسیح میں تصنیف کی گئی۔[۲۶]

خواجہ فرؔ کی بعض کافیاں مطلع سے علاوہ چار چار مصرعوں والے بندوں پر مشتمل ہیں۔ یہ M دراصل ہندی شاعری کے اصولوں کے مطابق ہے۔ کیوè ہندی گیت میں ہر چھند کے چار چار پ ن (مصرعے) ہوتے ہیں۔ پہلے اور تیسرے پ ن کو ''وشم پ ن'' یعنی طاق مصرعے کہا جا ہے اور دوسرے و چوتھے پ ن کو ''سم پ ن'' یعنی ñ مصرعے کہتے ہیں۔ جس چھند کے چار مصرعوں کی - (آہنگ) یکساں ہو اسے ''سم چھند'' کہتے ہیں۔ مثلاً دیوانِ فرؔ کی کافی نمبر ۶۵، ۵۳، ۸۷، ۸۸، ۱۰۸، ۱۶۳، وغیرہ ''سم چھند'' کی عمدہ مثال ہیں۔ لیکن اگر طاق مصرعے اور ñ مصرعے الگ الگ وزن میں ہوں تو اسے ''اردھ سم چھند'' کہتے ہیں۔ خواجہ فرؔ نے ہندی اوزان کی رعا$ سے اردھ سم چھند یعنی 4 مساوی چھند کا اہتمام بھی کیا ہے۔ دیوان فرؔ میں کافی نمبر ۱۸۹، ۲۰۸ بطورِ ثبوت موجود ہیں۔ اگر کسی بند کے ''وشم'' کو ''سم'' میں اور ''سم'' کو ''وشم'' میں + ل * جائے تو ہندی اصطلاح میں وہ ''سورٹھا'' بن جا ہے۔ خواجہ فرؔ نے اپنی شاعری میں یہ ہندی تجربہ بھی کیا ہے۔ مثلاً کافی نمبر ۱۶۷ کا مطلع 5حظہ فرمائیے:

آ چنوں رل *ر پیلھوں پکیاں نی وے[۲۷]

Dà³³³³x³³³³Ã³³³³³Ê à³³³³³x³³³³³Ã³³³³³Ê à³³³³³x³³³³³Ã³³³³³ÊE DÅ^³³³³³³³³³Ê à³³³³³x³³³³³³Ã³³³³³³Ê à³³³³³³x³³³³³³Ã³³³³³³ÊE

یہ وزن عام طور پر اُردو' دوہے' کی بحر میں ''فعلن فعلن فعلن۔ فعلن فعلن فاع'' کی M سے استعمال ہو ہے لیکن خواجہ فرؔ نے اس کے وشم اور سم کی M کو + ل کر اسے سورٹھا بنا * ہے۔

عربی اور ہندی عروض میں C دی فرق یہ ہے کہ عربی عروض میں لفظوں کی حر - کو C دی اہمیت حاصل ہوتی ہے جبکہ ہندی عروض میں الفاظ کے ما ے (حروف) اہم سمجھے جاتے ہیں۔

یہاں ا- وضا # ضروری ہے کہ ہندی چھندوں میں صرف ما وں کی تعداد پوری کر دینا کافی نہیں ہو' کیوè ایسا کچھ تو ی جملے میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہندی شاعری بھی الفاظ کے ردم اور آہنگ کے تسلسل کا تقاضا کرتی ہے۔

اس لیے خواجہ فرؔ نے بھی اپنی شاعری میں ردم اور آہنگ کا خیال رکھا ہے۔ ا- دو مثالیں 5حظہ فرمائیے:

۱۔ *ر نہ * واں پئی کرلاواں[۲۸] .... فاع فعولن فعلن فعلن ۱۶ ما ے (صحیح)

*ر نہ * واں کرلاوں پئی .... ۱۶ ما ے (غلط)

۲۔ تن من دے وچ تیر[۲۹] .... فعلن فعلن فاع ۱۱ ما ے (صحیح)

تیر تن من دے وچ .... ۱۱ ما ے (غلط)

* $ ہوا کہ خواجہ فر ہندی چھندوں کے . تنے میں صرف ما وں کی گنتی کو پورا نہیں کرتے بلکہ شعری آہنگ کو مد Ã ر p ہوئے الفاظ کی صوتیاتی M کا بھی خیال ر p ہیں۔

ہندی پنگل کے مطابق چھندوں میں اکثر ارکان کے زحافات کو استعمال کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اَ/ ہندی اوزان کو عربی ارکان کے پیمانے سے پرکھا جائے تو پورے مصرعے میں ارکان کی شکل یکساں رہ جاتی ہے۔ اس لیے دو حرفی ارکان سے لے کر سات حرفی ارکان -- ہر رکن پورے مصرعے میں اپنی ا- ہی شکل پر قرار رہٓ ہے۔ اس اعتبار سے ہندی عروض میں بحروں کے *. م حروف کی تعداد کے مطابق ہوتے ہیں۔ ہمارا آج کا موضوع چوè بحر متقارب ہے' لہذا اس بحر میں ارکان کی جتنی ؐ ÿ استعمال ہوتی ہیں ان میں سے دو حروف (فع) سے لے کر چھ حروف (فعولان) -- والے رکن شامل ہیں۔ ہندی میں ان کے *. م یہ ہیں:

۱۔	ÄÊ	دو حرفی رکن	دو کل	ڑگن
۲۔	Å^ÊKØÃÊ	تین حرفی رکن	,ٓ کل	ڈھگن
۳۔	ÙçÃÊKà×ÃÊ	چار حرفی رکن	چوکل	ڈگن
۴۔	àÔçÃÊ	*پانچ حرفی رکن	@ کل	ٹھگن
۵۔	áŸçÃÊ	چھے حرفی رکن	شٹ کل	ٹگن

اب ان ارکان کے مطابق جو جو ہندی بحریں وجود میں آتی ہیں' ان کی تفصیل پیش ہے۔اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ خواجہ فر± نے ان میں سے کس ہندی' بحر کو استعمال کیا ہے:

دو حرفی	شری چھند	ÄÊ ÄÊ ÄÊ ÄÊ	۱۶ ماترے	(فی شعر)
تین حرفی	مہی چھند	ØÃÊ ØÃÊ ØÃÊ ØÃÊ	۲۴ ماترے	(فی شعر)
تین حرفی	سار چھند	Å^Ê Å^Ê Å^Ê Å^Ê	۲۴ ماترے	(فی شعر)
چار حرفی	کاما چھند	à×ÃÊ à×ÃÊ à×ÃÊ à×ÃÊ	۳۲ ماترے	(فی شعر)
چار حرفی	رمن چھند	à×ÃÊ à×ÃÊ à×ÃÊ à×ÃÊ(متدارک)	۳۲ ماترے	(فی شعر)
*پانچ حرفی	ششی چھند	àÔçÃÊ àÔçÃÊ àÔçÃÊ àÔçÃÊ	۴۰ ماترے	(فی شعر)
*پانچ حرفی	,*۔ چھند	à×Â^Ê à×Â^Ê à×Â^Ê à×Â^Ê(متدارک)	۴۰ ماترے	(فی شعر)
*پانچ حرفی	@ چھند	á¡ÃÊ á¡ÃÊ á¡ÃÊ á¡ÃÊ	۴۰ ماترے	(فی شعر)
چھے حرفی	اُشا چھند	áŸçÃÊ áŸçÃÊ áŸçÃÊ áŸçÃÊ	۴۸ ماترے	(فی شعر)
چھے حرفی	*. ری چھند	àÔçÃËÚ àÔçÃËÚ àÔçÃËÚ àÔçÃËÚ	۴۸ ماترے	(فی شعر)

اس فہر -- کے بعد ہندی بحروں کی پرکھ کا طر i جاننے کے لیے دو حرفی بحر ''شری چھند'' کو بطور مثال è ہیں۔ یہاں ضروری ہے کہ دو حرفی رکن ''فع'' کی منا ٰL سے مصرعوں کے الفاظ بھی دو دو حرفوں پر مشتمل ہوں۔ ہندی شاعری کا

C دی اصول بھی یہی ہے ۔ ہم آج کل اس اصول کا خیال نہیں رکھا جا ۔ مثلاً سرائیکی شعر دیکھیے ۔

اے   وی   تھی   گے   مل   پو   جے   کر

DÄ333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333ÊE   DÄ333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333ÊE

اب ہندی شاعری میں اس کی مثال دیکھیے :

مو   ہن   مُکھ   من   اُس   کی   جے   ہے

DÄ333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333ÊE   DÄ333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333Ê Ä333333333333ÊE

خواجہ فریدؒ نے ہندی شاعری کے ان اصولوں کو بعض مقامات پر مدÃ رکھا ہے' لیکن ہندی شاعری میں چوè ماتے (حروف) زیادہ اہمیت رp ہیں' اس لیے .# -- دیوانِ فریدؒ کی ا5 کا مسئلہ حل نہیں ہو' ہم وثوق سے اس شاعری کو ہندی چھندوں کے اصولی معیار پر نہیں پرکھ h ۔جناب عبداللطیف بھٹی نے بھی دیوان فریدؒ کی از سرِ نو کتا$ کا بڑا خوبصورت مشورہ دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''اج وی خواجہ صا # دے ایں دیوان دی دو.رہ کتا$ کرن دی لوڑھ ہے۔کیوں جو خواجہ صا # دے کافیں دے + رجیڑھے چھند ورتیئے گن' انہا N دے مطابق کافیں کوں دو.رہ لکھن دی لوڑھ ہے۔ جیندے *.ل دیوان دی جان + ی آسان تھی ویسی تے خواجہ فریدؒ دی شاعری دے فنی محاسن زیادہ کھل تے سامنے آسن''۔[٣٠]

*۔ ہم خواجہ فریدؒ کی شاعری میں سے بطور نمونہ ''کاما چھند'' کی ایک مثال دیکھے۔ بحر متقارب کا' رکن ''فعلن'' خواجہ فریدؒ کا محبوب رکن ہے۔ ہندی میں ''کاما چھند'' میں کی جانے والی شاعری ''فعلن'' کے وزن پر پوری اترتی ہے۔ اس بحر کی مسدس شکل دیکھیے :

تھیواں   صدقے   صدقے   آیے   شہر   مدینہ[٣١]

Dà3333x3333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333ÊE   Dà3333x3333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333Ê à33333x33333Ã33333ÊE

SS   SS   SS   SS   SS   SS

تجزیہ۔   فی پرن   =   ٣ گھر

فی گھر   =   ٢ لگھو (S)

فی لگھو   =   ٢ اکشر/وزن۔ (١٢+١٢=٢٤ ماترے۔فعلن=سگن)

بحر متقارب میں ۔ م کی گنجائش بہت کم ہوتی ہے، لیکن خواجہ فریدؒ کی شاعری میں کئی مقامات پر ۔ م ملتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ شاعری بادی النظر میں بے وزن محسوس ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً کافی نمبر۱۲، ۱۰۴، ۱۱۰ وغیرہ کے مطلعے ا ۔ م ہیں۔ بعض کافیوں میں الفاظ اور بعض میں حرف بطور ۔ م استعمال ہوئے ہیں۔ کافی نمبر۱۰۴ کا مطلع دیکھیے:

ڈکھاں سولاں کیتم کک سا N

ہن موت بھلی بے شک سا N۳۲

اس مطلع کے پہلے مصرعے کا پہلا لفظ ''ڈکھاں'' اور دوسرے مصرعے کا پہلا لفظ ''ہن'' بطور ۔ م استعمال ہوئے ہیں۔

خواجہ فریدؒ نے جس طرح بحر متقارب کے مختلف اوزان کو مختلف شکلوں میں برتا ہے، اس طرح ہندی اوزان کی بھی مختلف صورتیں استعمال کر کے نئے اوزان دریافت کیے ہیں۔ اس جیسے ملغوبے سے گویا ایک سمپورن راگ بن جاتا ہے، جس میں دیگر راگوں کی مرکیاں، توڑے اور سرتیاں شامل ہو کر آہنگ میں نکھار پیدا کر دیتی ہیں۔

خواجہ فریدؒ نے ہندی اوزان کا بہت کم استعمال کیا ہے۔ صرف ''کاما چھند'' کو انہوں نے کامل حالت میں برتا ہے، ورنہ انہوں نے زیادہ تر انحصار عربی اوزان پر کیا ہے۔ ویسے بھی عربی اوزان کے مقابلے میں ہندی بحریں کوئی جاذبیت اور لطف نہیں رکھتیں۔ معروف ہندی ادیب پنڈت اجودھیا سنگھ تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اُردو بحروں میں کھڑی بولی کا روز مرہ اور بول چال جس خوبی سے استعمال کیا جاتا ہے اور جس قدر لطف آفرینی پیدا ہوتی ہے، عام طور پر ہندی چھندوں میں نہیں۔ جس آسانی سے کھڑی بولی کے افعال اُردو بحروں میں کھپتے ہیں ہندی چھندوں میں نہیں''۔۳۳

المختصر، بحر متقارب خواجہ فرید کی پسندیدہ بحر ہے۔ زحافات سمیت اس بحر کی مختلف شکلوں کا استعمال دیوانِ فریدؒ کے صوتی حسن کو مزید نکھار دیتا ہے۔ خواجہ فریدؒ علم عروض کا مکمل شعور رکھتے تھے اور انہوں نے نئے عروضی سانچے دریافت کر کے اپنے علمی قد کاٹھ کو مزید بلند کیا ہے۔ سرائیکی شاعری کے قدیم شعراء میں سے وہ واحد شاعر ہیں جنہوں نے عربی اور ہندی بحور کی آمیزش سے اتنے اچھے عروضی تجربے کیے ہیں کہ جس کی مثال پورے سرائیکی ادب میں نہیں ملتی۔ وہ واحد صوفی شاعر ہیں، جو عربی، فارسی عروض کے ساتھ ساتھ ہندی پنگل کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری میں حسن اور ندرت پیدا کرنے کے لیے روایتی عروضی سانچوں کو بھی توڑا ہے اور نئے عروضی تجربے کر کے اپنے فن کو نکھارنے کی کامیاب کوشش بھی کی ہے۔ یہی خواجہ فرید کی شاعری کا طرۂ امتیاز ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق۔ فرد فرید، سرائیکی ادبی بورڈ ملتان، جون ۱۹۸۸ء۔ ص۳۵۰

۲۔ احسان دانش۔ خضر عروض، مکتبہ دانش، لاہور، سن ندارد۔ ص۴۱

۳۔ صہبائی۔ حدائق البلا ج ۔ ڈپو' لاہور۔ص۲۱۶

۴۔ (i) علامہ ذوقی مظفر نگری۔تسنیم فصا # والعروض' لاہور' ۱۹۹۴۔ص۳۸

(ii) ڈاکٹر محمد اسلم ضیا۔علم عروض اور اُردو شاعری' مقتدرہ قومی ز ن' اسلام ' ۱۹۹۷ء

۵۔ نواز شہانوی۔شاعری دے ا' م شعر وسخن' شہانی' ضلع بھکر' مارچ ۱۹۹۷ء۔ص۱۶۲

۶۔ سید غلام ; قدر بلگرامی۔قواعد العروض' مقبول اکیڈمی' لاہور' سن اردو۔ص۲۱۰

۷۔ محمد اکرم قریشی۔اوزانِ دیوانِ فریدؒ م ثقافت' ملتان' دسمبر ۲۰۰۵ء۔ص۱۳۔۱۸

۸۔ دیوانِ فریدؒ۔قیس فریدی (مرتب) جھوک پبلشرز' خان پور' اٹھویں چھاپ ۲۰۰۴ء۔ص۲۶

۹۔ ایضاً ص۳۰

۱۰۔ ایضاً ص۲۷-۲۸

۱۱۔ ایضاً ص۷۰

۱۲۔ ڈاکٹر محمد امین۔خواجہ فریدؒ۔فکر وفن' سرائیکی ادبی بورڈ' ملتان' ۲۰۰۱ء۔ص۲۱

۱۳۔ اغ اعوان۔ ہیر اغ اعوان' پنجابی ادبی بورڈ' لاہور' اکتو ۱۹۸۷ء

۱۴۔ مولا لطف علی۔سیفل مہ' سرائیکی ادبی مجلس' بہاولپور' ۱۹۹۸ء

۱۵۔ میاں محمد بخش۔سیف الملوک' سنگ میل X Å ' لاہور' ۱۹۹۸ء

۱۶۔ مخدوم محمد بخش۔سیف الملوک' فیض X Å ' رحیم یار خان' ۱۹۹۲ء

۱۷۔ سلطان سومرو۔سیف الملوک (قلمی نسخہ)' مملوکہ: قیس فریدی

۱۸۔ خادم حسین مخفی۔سیف الملوک' دلچسپ سرائیکی سنگت' لیاقت پور' ۱۹۹۶ء

۱۹۔ راقم الحروف کی زیر طبع تصنیف ''خواجہ فریدؒ اور ان کے شا د'' میں یہ ساری تفصیل موجود ہے۔

۲۰۔ بحوالہ: حمید الفت ملغانی (مرتب) سلک سلوک فریدی' سرئیکی ادبی بورڈ' ملتان' ۲۰۰۰ء۔ص۴۷

۲۱۔ دیوانِ فریدؒ۔ص۲۵۴

۲۲۔ ایضاً ص۶۶

۲۳۔ دیوانِ فریدؒ۔ص۲۴۴

۲۴۔ محمد اسلم میتلا۔فرید مہ م ثقافت' ملتان' ۱۹۹۹ء۔ص۱۲۷

۲۵۔ دیوانِ فریدؒ۔ص۹۷

۲۶۔ ڈاکٹر جگدیش گپت۔ ہندی ساہتیہ کوش‘ Hن منڈل‘ بنارس۔ص ۴۵۱

۲۷۔ دیوانِ فر+یؒ ۔ص ۱۶۴

۲۸۔ ایضاً،ص ۱۱۵

۲۹۔ ایضاً،ص ۲۳۰

۳۰۔ عبداللطیف بھٹی۔ چھند پتری‘ پہلا پکھ‘ جھوک پبلشرز‘ ملتان‘ دسمبر ۲۰۰۶ء۔ص ۱۵

۳۱۔ دیوانِ فر+یؒ ۔ص ۱۵۰

۳۲۔ ایضاً،ص ۱۰۹

۳۳۔ بحوالہ: ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی۔ اُردو اور ہندی کے +مشترک اوزان، انجمن ترقی اُردو پاکستان‘ کراچی‘ ۱۹۸۹ء۔ص ۲۵